(الف) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

معنی و مفہوم:
مستقبل کا معنی ہے: آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

قرآن و سنت میں منصوبہ بندی کا حکم:
قرآن و سنت میں ہمیں موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے تیاری کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ ہم دنیا کی زندگی میں آنے والے دنوں کے لیے تیاری کریں۔
مستقبل کی ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے پاس موجود وسائل اور نعمتوں کو ضائع نہ کریں۔ مستقبل میں کسی بھی قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لیے ابھی سے کوشش کرنا اور وسائل اکٹھے کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا حکم دیا ہے کہ مسلمان اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے وسائل و اسباب جمع رکھیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ:
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

ترجمہ: اور (مسلمانو!) تم ان (کفار سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھ جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔ (سورۃ الانفال: 60)

حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی:
قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات زندگی کا بیان تفصیل سے آیا ہے۔ اس میں یہ تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت:
مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت مبارک ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انھیں استعمال کیا جاسکے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا، تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

غزوہ خندق میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تدبیر:
حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمیشہ تدبیر فرمائی۔ غزوہ خندق میں جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی اور اس طرح اہل مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

صلح حدیبیہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی منصوبہ بندی کی مثال:
حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

www.ilmkidunya.com

وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ فرمایا جس کی شرائط کا جھکاؤ بظاہر مشرکین کی طرف تھا۔ لیکن اس موقع پر حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آنے والے وقت کی منصوبہ بندی فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تدبیر میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ صلح کا یہ معاہدہ فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد مشرکین مکہ کی قوت پارہ پارہ ہو گئی۔

وسائل ضائع کرنے والوں کو تنبیہ:

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت کی اتباع میں آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے والوں اور وسائل ضائع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّہٗ لَایُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورۃ الانعام: 141)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔ جو اپنی قوت اور عقل کو کام میں لاتے ہیں اور اپنے اور دوسروں کے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے شرعی حدود:

مستقبل کے کسی بھی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کی متعین کردہ درج ذیل حدود کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

- کوئی ایسی منصوبہ بندی یا تدبیر نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔
- اپنے ارادوں اور منصوبوں میں سودی لین دین، رشوت، جھوٹ، دھوکے بازی حق تلفی اور مادیت پرستی کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے توکل کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

توکل:

توکل کا معنی یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اس کا بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

منصوبہ بندی کے مثبت اثرات / فائدے:

جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔
- وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پورا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔
- بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں۔
- معاشرہ انتشار اور افراتفری سے بچ جاتا ہے۔
- مستقبل پر نگاہ رکھنے والے لوگ اپنے انفرادی اور اجتماعی تعلقات میں میانہ روی کو پیش نظر رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے انھیں شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔

حاصلِ کلام:

آج کا زمانہ حکمت و تدبیر کا زمانہ ہے۔ افراد و اقوام آج کل مستقبل کی منصوبہ بندی پر بہت سا سرمایہ لگا رہے ہیں اور کئی کئی سالوں کے لیے منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی سوچ اپنائیں۔ اسی صورت میں ہم ترقی کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ایک خوش حال معاشرہ بن سکتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: **منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم**

مستقبل کا معنی ہے: آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

سوال 2: مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

www.ilmkidunya.com

مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

ترجمہ: اور (مسلمانو) تم ان (کافروں سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھ جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔ (سورۃ الانفال:60)

سوال 3: حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے فرمائی؟

جواب:

حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی

قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات زندگی کا بیان تفصیل سے آیا ہے۔ اس میں یہ تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

سوال 4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عمدہ تدبیر کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

جواب:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عمدہ تدبیر

حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمیشہ تدبیر فرمائی۔ غزوہ خندق میں جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی اور اس طرح اہل مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

سوال 5: مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔

جواب:

منصوبہ بندی کے فائدے

جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔

سوال 6: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی کوئی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب:

صلح حدیبیہ کی مثال

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ فرمایا جس کی شرائط کا جھکاؤ بظاہر مشرکین کی طرف تھا۔ لیکن اس موقع پر حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ آنے والے وقت کی منصوبہ بندی فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تدبیر میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ صلح کا یہ معاہدہ فتح مکہ کا پیش ثابت ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد مشرکین مکہ کی قوت پارہ پارہ ہو گئی۔

سوال 7: وسائل ضائع کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب:

ارشادِ ربانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (سورۃ الانعام: 141)

سوال 8: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔ جو اپنی قوت اور عقل کو کام میں لاتے ہیں اور اپنے اور دوسروں کے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں۔

سوال 9: مستقبل کے کسی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کے کن اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے؟

www.ilmkidunya.com

جواب:

مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے شرعی حدود

مستقبل کے کسی بھی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کی متعین کردہ درج ذیل حدود کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

- کوئی ایسی منصوبہ بندی یا تدبیر نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔
- اپنے ارادوں اور منصوبوں میں سود کی لین دین، رشوت، جھوٹ، دھوکے بازی، حق تلفی اور مادیت پرستی کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے، توکل کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

سوال10: توکل سے کیا مراد ہے؟

جواب:

توکل

مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے توکل کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ توکل کا معنی یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اس کا بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

سوال11: ہمارا معاشرہ کیسے خوشحال معاشرہ بن سکتا ہے؟

جواب:

خوشحال معاشرہ

آج کا زمانہ حکمت و تدبیر کا زمانہ ہے۔ افراد و اقوام آج کل مستقبل کی منصوبہ بندی پر بہت سا سرمایہ لگا رہے ہیں اور کئی کئی سالوں کے لیے منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی سوچ اپنائیں۔ اسی صورت میں ہم ترقی کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ایک خوش حال معاشرہ بن سکتا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنٰی ہے کہ انسان تیاری کرے:

(A) گزرے ہوئے وقت کے لیے (B) موجودہ وقت کے لیے
(C) آنے والے وقت کے لیے (D) جاری رہنے والے وقت کے لیے

2۔ مصر والوں کو قحط سے بچانے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی:

(A) حضرت اسماعیل علیہ السلام نے (B) حضرت اسحاق علیہ السلام نے
(C) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (D) حضرت یوسف علیہ السلام نے

3۔ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

(A) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

4۔ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا:

(A) واقعہ معراج (B) ہجرت حبشہ (C) سفر طائف (D) صلح حدیبیہ

5۔ انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے:

(A) توکل (B) بخل (C) تقوٰی (D) طمع

6۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا کہ مسلمان اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جمع رکھیں:

(A) وسائل واسباب (B) افراد (C) میڈیا (D) نظام

7۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا تعلق کس ملک سے تھا؟

(A) سعودی عرب (B) مصر (C) قطر (D) پاکستان

8۔ مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا سنت ہے:

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام (B) حضرت خضر علیہ السلام
(C) حضرت آدم علیہ السلام (D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

9۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ضائع ہونے بچانے کا حکم دیا:

(A) نعمتوں کو (B) دولت کو (C) مال کو (D) عہدے کو

10۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زیادہ سے زیادہ لگانے کا حکم دیا:

(A) کتبے　(B) درخت　(C) پوسٹرز　(D) نمود و نمائش

11۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی منصوبہ بندی کی روشن مثال ہے:

(A) میثاقِ مدینہ　(B) حلف الفضول　(C) صلح حدیبیہ　(D) غزوہ تبوک

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

6	5	4	3	2	1
A	A	B	C	D	C
	11	10	9	8	7
	B	A	B	C	B

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنٰی ہے کہ انسان تیاری کرے:

(A) گزرے ہوئے وقت کے لیے　(B) موجودہ وقت کے لیے
(C) آنے والے وقت کے لیے　(D) جاری رہنے والے وقت کے لیے

2۔ مصر والوں کو قحط سے بچانے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی:

(A) حضرت اسماعیل علیہ السلام نے　(B) حضرت اسحاق علیہ السلام نے
(C) حضرت یعقوب علیہ السلام نے　(D) حضرت یوسف علیہ السلام نے

3۔ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

(A) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(B) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(D) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

4۔ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا:

(A) واقعہ معراج　(B) ہجرت حبشہ　(C) سفر طائف　(D) صلح حدیبیہ

5۔ انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے:

(A) توکّل　(B) بخل　(C) تقوٰی　(D) طمع

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	B	C	D	C

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم

مستقبل کا معنی ہے: آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

2۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

آیت مبارکہ کا ترجمہ

مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

ترجمہ: اور (مسلمانو!) تم ان (کفار سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔　(سورۃ الانفال: 60)

3۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے فرمائی؟

جواب: **حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی**

قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات زندگی کا بیان تفصیل سے آیا ہے۔ اس میں یہ تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدبر تدبیر کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمدہ تدبیر**

حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمیشہ تدبیر فرمائی۔ غزوہ خندق میں جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کے مشورے پر ایک خندق کھودی اور اس طرح اہلِ مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

5۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔

جواب: **منصوبہ بندی کے فائدے**

جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

سوال 1: مستقبل کی منصوبہ بندی کی مختلف صورتوں پر مشتمل فہرست بنائیں۔

جواب: اساتذہ کرام مستقبل کی منصوبہ بندی کے صورتوں پر مشتمل فہرست طلبا کی مدد کرتے ہوئے کمرا جماعت میں بنوائیں۔

سوال 2: طلبہ آنے والی زندگی کی منصوبہ بندی پر مبنی چارٹ بنائیں۔

جواب: اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

سوال 3: طلبہ اس بات پر مذاکرہ کریں کہ وہ مستقبل میں اپنے آپ کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے وہ کیا منصوبہ بندی کر رہے ہیں؟

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں طلبا کے درمیان مذاکرہ کروائیں کہ وہ مستقبل میں اپنے آپ کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: مستقبل کی قلیل المیعاد، وسط مدتی اور طویل المیعاد منصوبہ بندی کے ثمرات پر جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

جواب: اساتذہ کرام منصوبہ بندی کے ثمرات پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور شرکت کرنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: طلبہ کو ان کے مزاج اور صلاحیت کے مطابق مستقبل کے حوالے سے رہنمائی فراہم کیجیے۔ ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کیجیے۔

جواب: اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

سوال 3: سیرتِ طیبہ سے مستقبل کی منصوبہ بندی کی مزید مثالیں طلبہ کے سامنے پیش کیجیے۔

www.ilmkidunya.com

جواب:

سیرتِ طیب سے مستقبل کی منصوبہ بندی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے مستقبل کی منصوبہ بندی کی مثالیں درج ذیل ہیں:

- میثاقِ مدینہ
- ہجرتِ حبشہ
- ہجرتِ مدینہ
- غزوہ خندق کے موقع پر خندق کا کھودنا
- صلح حدیبیہ
- مختلف ملکوں کے سربراہوں کے نام خطوط لکھنا
- خطبہ حجۃ الوداع

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ | کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) مصر والوں کو قحط سے بچنے کے لیے شاندار منصوبہ بندی کی:

(A) حضرت اسماعیل علیہ السلام نے (B) حضرت اسحاق علیہ السلام نے

(C) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (D) حضرت یوسف علیہ السلام نے

(ii) فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا:

(A) واقعہ معراج (B) ہجرت حبشہ (C) سفر طائف (D) صلح حدیبیہ

(iii) انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے:

(A) توکّل (B) بخل (C) تقویٰ (D) طمع

(iv) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا کہ مسلمان اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جمع رکھیں:

(A) وسائل واسباب (B) افراد (C) میڈیا (D) نظام

(v) حضرت یوسف علیہ السلام کا تعلق کس ملک سے تھا؟

(A) سعودی عرب (B) مصر (C) قطر (D) پاکستان

(vi) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ضائع ہونے بچانے کا حکم دیا:

(A) نعمتوں کو (B) دولت کو (C) مال کو (D) عہدے کو

(vii) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زیادہ سے زیادہ لگانے کا حکم دیا:

(A) کتبے (B) درخت (C) پوسٹرز (D) نمود و نمائش

(viii) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی منصوبہ بندی کی روشن مثال ہے:

(A) میثاقِ مدینہ (B) حلف الفضول (C) صلح حدیبیہ (D) غزوہ تبوک

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کیسے فرمائی؟

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمدہ تدبیر کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

(iv) مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔

(v) حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی کوئی ایک مثال تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

(vi)　اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔　(5×1=5)

قرآن و سنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔

باب: اسلامی تہذیب کے امتیازات

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: اسلامی تہذیب کے امتیازات پر جامع مضمون لکھیں۔

جواب: <u>**اسلامی تہذیب کے امتیازات**</u>

معنی و مفہوم:

تہذیب کا لفظی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ ہے۔

اسلامی تہذیب سے مراد:

اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو زندگی کے معاملات میں غیروں کی نقالی کرنے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ مسلمانوں کو جو طرز حیات عطا کیا گیا ہے وہ ہر اعتبار سے مکمل ہے۔

اسلامی تہذیب کا نمایاں مقام:

انسانی تاریخ میں بہت سی قومیں وجود میں آئیں اور ہر قوم کی ایک مخصوص تہذیب تھی۔ دنیا کی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کا اپنا ایک بلند مقام و مرتبہ رہا ہے۔ عہد حاضر میں بھی اس کا نمایاں مقام ہے۔ اسلامی تہذیب دنیا کی شان دار تہذیب ہے اس سے صرف مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ اقوام عالم نے روشنی حاصل کی ہے۔

اسلامی تہذیب بہت سی خصوصیات اور امتیازات کی حامل تہذیب ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

توحید پر کامل یقین:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین اسلامی تہذیب کی اساس ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی شخص قائم رکھ سکتی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سے عقیدت و محبت:

اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ امت مسلمہ کی شناخت نسبت رسالت مآب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی ہوتی ہے۔

عالم آخرت میں جواب دہی کا تصور:

اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیرو کار اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

انسانی مساوات:

مساوات اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے۔ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا دور مبارک تاریخ انسانی کے روشن دنوں کا امین ہے یہی وہ زمانہ ہے جب زمین پر عدل کی حکمرانی قائم ہوئی۔

آفاقی پیغامات اور ہدایات:

www.ilmkidunya.com

اسلامی تہذیب کی ایک خطہ یہ ہے کہ اس کے تمام پیغامات اور اہداف آفاقی ہیں۔ قرآنِ کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت وکرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا۔

اعلیٰ اخلاقی اقدار:

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام ضابطہ حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اولیت کا مقام عطا کیا۔ لہٰذا علم و حکمت، اِسلامی قوانین، جنگ مصالحت، اقتصادیات، خاندانی نظام، اور دیگر اخلاقی و معاشرتی اقدار میں اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام قدیم وجدید تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے۔

انسانی اخوت اور کشادہ ظرفی:

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت مخالف نکتہ ہائے نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی۔ عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا اور ایک دوسرے کے جانی دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔

امن وسلامتی:

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پیغمبرِ امن بن کر مبعوث ہوئے۔ عہد رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کسی بھی حوالے سے جائزہ لیا جائے، تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی انقلابی جدوجہد کے بعد جزیرہ نمائے عرب ہی میں امن قائم نہیں ہوا بلکہ پوری نسل انسانی کو سکون اور اطمینان کی دولت حاصل ہوئی۔

علم کی اہمیت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اقرا سے ہوا تھا جس کا معنی ہے پڑھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

ترجمہ: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

(سورۃ العلق:1)

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ احسن اقدام جہالت کے شکار معاشرے میں اٹھایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں وہاں علم و دانش کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

حاصل کلام:

عالمی تہذیبوں کی تاریخ میں اسلامی تہذیب کی ہر چند امتیازی خصوصیات ہیں، جب تک حکومت و سلطنت، علم و حکمت اور قیادت و سیادت کے ہر میدان میں مسلمانوں کے زیر نگیں تھی، تو انھی خصوصیات کی بنا پر اسلامی تہذیب ہر قوم و مذاہب کے باشعور اور ذہن رکھنے والے افراد کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ لیکن جب اس کا زور جاتا رہا، اس کو سینے سے لگانی والی قوم علم و عمل میں انحطاط کا شکار ہوئی تو دوسری قوموں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: تہذیب کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

معنی و مفہوم

تہذیب کا لفظی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویہ ہے۔

سوال2: اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: **اسلامی تہذیب**

اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو زندگی کے معاملات میں غیروں کی نقالی کرنے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ مسلمانوں کو جو طرز حیات عطا کیا گیا ہے وہ ہر اعتبار سے مکمل ہے۔

سوال3: اسلامی تہذیب میں احترام رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کیا مقام ہے؟

جواب: **اسلامی تہذیب میں حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا مقام**

اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ امت مسلمہ کی شناخت نسبت رسالت مآب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے ہی وابستہ ہے۔

سوال4: اسلامی تہذیب میں انسانی اخوت اور کشادہ دلی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **انسانی اخوت اور کشادہ دلی**

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت مخالف نکتہ ہائے نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد والفت اور اخوت کی روح پیدا کی۔ عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا اور ایک دوسرے کے جانی دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔

سوال5: اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: **علم کی اہمیت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اقرا سے ہوا تھا جس کا معنی ہے پڑھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

ترجمہ: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

(سورۃ العلق:1)

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ احسن اقدام جہالت کے شکار معاشرے میں اٹھایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے، وہاں علم و دانش کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

سوال6: اسلامی تہذیب میں توحید کا کیا مقام ہے؟

جواب: **توحید کا مقام**

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین اسلامی تہذیب کی اساس ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔

سوال7: اسلامی تہذیب میں آخرت میں جواب دہی کے تصور کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **آخرت میں جواب دہی کا تصور**

اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیروکار اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال8: اسلامی تہذیب میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **اعلیٰ اخلاقی اقدار**

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام مراحلِ حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اولیت کا مقام عطا کیا۔ لہٰذا علم و حکمت، اسلامی قوانین، جنگ و مصالحت، اقتصادیات، خاندانی نظام، اور دیگر اخلاقی و معاشرتی اقدار میں اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام قدیم و جدید تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے۔

سوال9: امن و سلامتی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **امن و سلامتی**

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پیغمبر امن بن کر مبعوث ہوئے۔ عہد رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا اگر اس حوالے سے جائزہ لیا جائے، تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی انقلابی جدوجہد کے بعد جزیرہ نمائے عرب ہی میں امن قائم نہیں ہوا بلکہ پوری نسل انسانی کو سکون اور اطمینان کی دولت حاصل ہوئی۔

سوال10: انسانی مساوات سے کیا مراد ہے؟

جواب: **انسانی مساوات**

مساوات اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے۔ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا دور مبارک تاریخ انسانی کے روشن دنوں کا امین ہے یہی وہ زمانہ ہے جب زمین پر عدل کی حکمرانی قائم ہوئی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ کو کہا جاتا ہے:
(A) شہریت　(B) تہذیب　(C) جغرافیہ　(D) خانہ داری

2۔ اسلامی تہذیب سے روشنی حاصل کی:
(A) صرف اہلِ عرب نے　(B) صرف مسلمانوں نے　(C) صرف اہلِ مغرب نے　(D) تمام قوموں نے

3۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر بنیاد تعمیر کی گئی ہے:
(A) فارسی تہذیب کی　(B) ہندوستانی تہذیب کی　(C) آریائی تہذیب کی　(D) اسلامی تہذیب کی

4۔ قرآن مجید نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر قرار دیا:
(A) ایک کنبہ　(B) ایک قبیلہ　(C) ایک لشکر　(D) ایک گروہ

5۔ پہلی وحی میں حکم دیا گیا:
(A) نماز کا　(B) توحید کا　(C) پڑھنے کا　(D) پاک صاف رہنے کا

6۔ تہذیب کا لفظی معنی ہے:
(A) آراستگی اور صفائی　(B) زیب و آرائش　(C) جاہ و جلال　(D) رہن سہن

7۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ ہر شخص کو کہا جاتا ہے:
(A) صاف ستھرا　(B) مہذب　(C) پڑھا لکھا　(D) سلجھا ہوا

8۔ اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا:
(A) رسم و رواج　(B) دینِ اسلام　(C) طریقہ حیات　(D) سیاست کا نظام

9۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد ہے:

(A) علم (B) عقل (C) غیبی مدد (D) قرآن وسنت

10۔ اسلامی تہذیب میں مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے:

(A) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (B) علم کو

(C) سیاست کو (D) رسم ورواج کو

11۔ آخرت میں جواب دہ ہونے سے زندگی میں پیدا ہوتا ہے:

(A) توازن (B) انصاف (C) سکون (D) امن

12۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کا آغاز تھا:

(A) الحمدللہ (B) الم (C) اقرا (D) یٰسین

13۔ اقرا کا معنی ہے:

(A) لکھنا (B) پڑھ (C) سن (D) بول

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	A	A	D	C	B	A	C	A	D	D	B

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ کو کہا جاتا ہے:

(A) شہریت　(B) تہذیب　(C) جغرافیہ　(D) خانہ داری

2۔ اسلامی تہذیب سے روشنی حاصل کی:

(A) صرف اہلِ عرب نے　(B) صرف مسلمانوں نے　(C) صرف اہلِ مغرب نے　(D) تمام قوموں نے

3۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر بنیاد تعمیر کی گئی ہے:

(A) فارسی تہذیب کی　(B) ہندوستانی تہذیب کی　(C) آریائی تہذیب کی　(D) اسلامی تہذیب کی

4۔ قرآن مجید نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت و کرامت کی بنیاد پر قرار دیا:

(A) ایک کنبہ　(B) ایک قبیلہ　(C) ایک لشکر　(D) ایک گروہ

5۔ پہلی وحی میں حکم دیا گیا:

(A) نماز کا　(B) توحید کا　(C) پڑھنے کا　(D) پاک صاف رہنے کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	A	D	D	B

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ تہذیب کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: **معنی و مفہوم**

تہذیب کا لفظی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ ہے۔

2۔ اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

جواب: **اسلامی تہذیب**

اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقہ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو زندگی کے معاملات میں غیروں کی نقالی کرنے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ مسلمانوں کو جو طرز حیات عطا کیا گیا ہے وہ ہر اعتبار سے مکمل ہے۔

3۔ اسلامی تہذیب میں احترام رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کیا مقام ہے؟

جواب: **اسلامی تہذیب میں حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا مقام**

اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ امت مسلمہ کی شناخت نسبت رسالت مآب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے ہی وابستہ ہے۔

4۔ اسلامی تہذیب میں انسانی اخوت اور کشادہ دلی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **انسانی اخوت اور کشادہ دلی**

www.ilmkidunya.com

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت مخالف نکتہ ہائے نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کی۔ عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا اور ایک دوسرے کے جانی دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔

5۔ اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

علم کی اہمیت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اقرأ سے ہوا تھا جس کا معنی ہے پڑھ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

ترجمہ: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

(سورۃ العلق: 1)

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ احسن اقدام جہالت کے شکار معاشرے میں اٹھایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں وہاں علم و دانش کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ اسلامی تہذیب کے امتیازات پر جامع مضمون لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

سوال 1: اسلامی تہذیب سے متعلق آیات اور احادیث مبارکہ تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔

جواب:

اسلامی تہذیب کے متعلق آیات

اسلامی تہذیب کی اساس عقیدہ توحید اور تصور آخرت ہے۔

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے معبود برحق جو بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (4)

ترجمہ: کنزالایمان اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

اسلامی تہذیب سے متعلق احادیث:

اسلامی تہذیب کا لازمی جزو علم اور انسانی مساوات بھی ہے۔

ترجمہ: حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اور ایک مقام پر فرمایا کہ:

کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی پر عجمی پر اور کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

سوال 2: اپنا جائزہ لیجیے کہ آپ اسلامی تہذیب و ثقافت سے کس حد تک وابستہ ہیں۔ اس میں کہاں کمی ہے اور آپ کو ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔

جواب:

اسلامی تہذیب و ثقافت سے وابستگی اور آج کا مسلمان

اساتذہ کرام طلبا سے کمرہ جماعت میں ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے کے موضوع پر مباحثہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: اسلامی تہذیب کے بارے میں کمرہ جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

جواب: اس کام کے بارے میں اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال 2: طلبہ کے دل میں اسلامی تہذیب کی محبت پیدا کیجیے۔ انھیں جدید طرزِ زندگی کی روشنی میں اسلامی تہذیب کو اپنانے کے فائدے بتائیے۔

جواب:

اسلامی تہذیب کی محبت اور جدید طرزِ زندگی

ثقافت اور تہذیب:

ثقافت (کلچر) اور تہذیب (سویلائزیشن) کی اصطلاحیں عمرانیات (سوشیالوجی)، تاریخ اور فلسفے کے مباحث میں استعمال ہوتی ہیں؛ عقیدے، اقدار اور اصولِ حیات کی بنیادی قدریں، جو کسی انسانی گروہ کی مشترک اساس ہوں اور جن کی بنیاد پر کسی قوم یا جماعت کو معاشرے میں ایک شناخت حاصل ہو، وہ کلچر کہلاتا ہے؛ لیکن واضح رہے کہ کلچر عقیدہ، فکر، عادات اور اخلاق واطوار کے ساتھ ساتھ سیاسی اجتماعی اور معاشرتی اداروں، بین الاقوامی مبادلوں میں بھی اپنے آثار چھوڑتے ہیں، جس کے نتیجے میں مختلف علوم وفنون وقوع پذیر ہوتے ہیں، آرٹ کی مختلف شکلیں منصۂ ظہور میں آتی ہیں، فنِ تعمیر کے نادر نمونے شاہکار انسانی نگاہوں کو خیرہ کیے دیتے ہیں، معاشی ادارے تشکیل پاتے اور سیاسی نظام بنتے ہیں؛ اسی مجموعی تشخص کو تہذیب، حضارت اور سویلائزیشن کا نام دیا جاتا ہے۔

تہذیب کے عناصرِ ترکیبی:

کسی بھی تہذیب کے بنیادی طور پر چار عناصر ہوتے ہیں:

(1) اقتصادی ذرائع (2) سیاسی نظام (3) اخلاقی اقدار و روایات (4) مختلف علوم وفنون پر گہری نظر، نیز جس طرح کسی بھی تہذیب کے آگے بڑھنے اور ترقی کے منازل طے کرنے کے متعدد عوامل ہوتے ہیں: کچھ جغرافیائی، کچھ اقتصادی اور کچھ نفسیاتی جیسے: مذہب، زبان اور اصول تعلیم وتربیت ہیں، جو اس کی بقا اور ترقی کی راہوں میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

تہذیب انسانی کی تاریخ کا دائرہ کار:

انسانی تہذیب کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا خود انسان ہے۔ کسی بھی تہذیب کا تعلق کسی خاص خطہ ارضی یا کسی خاص نسلِ انسانی سے نہیں ہوتا؛ بلکہ وہ دنیا کی تمام نسلوں کو محیط ہوتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ظہور پزیر ہونے والی ہر قوم تہذیب وتمدن کے باب میں کچھ نہ کچھ صفحات رقم کرتی ہے، گو بعض تہذیبیں اپنی ٹھوس بنیادوں کی بناء پر دیگر تہذیبوں سے ممتاز ہوجاتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ہر وہ تہذیب جس کا پیغام عالم گیر ہو، جس کا خمیر انسانیت نوازی پر اٹھا ہو، جس کی ہدایات وتوجیہات اخلاقی قدروں کی پاسداری کرنے والی ہوں اور جس کے اصول وضوابط حقیقت پسندی پر مبنی ہوں؛ تاریخ میں ایسی تہذیب کو بقائے دوام حاصل ہوتا ہے، اور ہر زمانے میں اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

یوں تو اسلامی تہذیب اپنے ہزارہا خوبیوں اور خصوصیات کو سموئے ہوئے ہے؛ مگر یہاں صرف اس کی اہم اور بنیادی خصوصیات کو سپردِ قرطاس کریں گے:

پہلی خصوصیت:

اسلامی تہذیب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اساس کامل وحدانیت پر ہے، یہی ایک ایسی تہذیب ہے، جو یہ تصور پیش کرتی ہے کہ کائنات کی ایک ایک شئ صرف ایک ذات کی خلق کردہ ہے، اسی کے لیے عبادت اور پرستش ہے اور اسی سے اپنی حاجات وضروریات بیان کرنا چاہیے (ایاک نعبد وایاک نستعین) وہی عزت عطا کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں کسی کو بھی ذلیل وخوار کردینا ہے، (وتعز من تشاء وتذل من تشاء) وہی دیتا ہے اور وہی محروم بھی رکھتا ہے اور زمین کی بے کراں وسعتوں اور آسمان کی بے پایاں بلندیوں پر جو کچھ ہے سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ (وھو علی کل شیء قدیر)

دوسری خصوصیت:

اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اہداف اور پیغامات تمام کے تمام تر آفاقی ہیں۔ قرآن کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت وکرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا، بس میں ان تمام قبائل واقوام کے عمدہ جواہر کو ایک لڑی میں پرو دیا جنھوں نے مذہب اسلام قبول کیا، پھر اس کی اشاعت وترویج میں کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ دیگر تمام تہذیبیں کسی ایک نسل پر ناز کرتی ہیں، مگر تہذیبِ اسلامی میں وہ تمام افراد مایۂ افتخار ہیں، جنھوں نے اس کی عظمت کو بلند کیا؛ چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے اسلامی تہذیب نے پورے عالم کو انسانی فکر سلیم کے عمدہ نتائج سے ہمکنار کیا۔

تیسری خصوصیت:

اسلامی تہذیب کی تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اپنے زندگی کی سرگرمیوں میں اولیت کا مقام عطا کیا اور ان قدروں سے کوئی بھی خالی نہ رہی؛ چناںچہ علم وحکمت، قوانین شرعیہ، جنگ، مصالحت، اقتصادیات اور خاندانی نظام، ہر ایک میں ان کی قانوناً بھی رعایت کی گئی اور عملاً بھی اور اس معاملے میں بھی اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام جدید وقدیم تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے؛ کیوں کہ اس میدان میں ہماری تہذیب نے قابل فخر کارنامے چھوڑے ہیں اور وہ دیگر تمام تہذیبوں سے انسانیت نوازی میں سبقت لے گئی ہے۔

www.ilmkidunya.com

چوتھی خصوصیت: ہماری تہذیب کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے سچے اصولوں پر مبنی علم کو خوش آمدید کہا اور پکے مبادیات پر مبنی عقائد کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیا؛ چنانچہ حس و قلب دونوں اس کے مخاطب ہیں اور یہ بھی تہذیبِ اسلام کی ایسی خصوصیت ہے جس میں پوری انسانی تاریخ میں اس کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا، اس کے باعثِ افتخار ہونے کا راز یہ ہے کہ اسی کے ذریعے سے اسلامی تہذیب نے ایسا نظام حکومت قائم کیا جو حق و انصاف پر مبنی ہو اور دین و عقیدے کی پختگی جس کا محور ہو۔

پانچویں خصوصیت:

ہماری تہذیب کی ایک اور اہم ترین خصوصیت اس کی کشادہ ظرفی اور انتہا سے زیادہ باقی ہے جو مذاہب کی بنیاد پر قائم کسی بھی تہذیب میں ناپید ہے۔ خیر یہ تو کسی ایک شخص کی بات ہے؛ مگر ہماری تو پوری تہذیب کی بنیاد ہی مذہب اور اس کے وضع کردہ اصولوں پر ہے؛ لیکن یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ تاریخ میں سب سے زیادہ انصاف، رحم و کرم اور انسانیت کی علمبردار صرف اور صرف اسلامی تہذیب ہے۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔　　(8×1=8)

(i) جہاد کا مقصد ہے:

(A) زمین کا حصول　(B) امن کا قیام　(C) شہرت　(D) بدلہ

(ii) جہاد فرض ہوا:

(A) مکہ مکرمہ میں　(B) مدینہ منورہ میں　(C) طائف میں　(D) حبشہ میں

(iii) 2018ء میں دہشت گردی کے خلاف جاری ہونے والے فتویٰ کو کہا جاتا ہے:

(A) دستورِ پاکستان　(B) آئینِ پاکستان　(C) تعزیراتِ پاکستان　(D) پیغامِ پاکستان

(iv) جہاد بالسّیف کا مقصد زمین سے ختم کرنا ہے:

(A) غیر مسلموں کو　(B) بے حیائی اور فحاشی کو　(C) فساد فی الارض کو　(D) غربت و افلاس کو

(v) جہاد کے معنی ہیں:

(A) کوشش کرنا　(B) جلا دینا　(C) نشوونما　(D) پختہ عہد

(vi) زمین سے فساد، دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ ہے:

(A) سزا　(B) جہاد　(C) بدلہ　(D) حکومت

(vii) تم اللہ کی راہ میں فرض کیا گیا ہے جبکہ وہ تمہیں ناپسند ہے:

(A) نماز　(B) روزہ　(C) قتال　(D) زکوٰۃ

(viii) وہ اللہ کے نزدیک درجے میں زیادہ عظیم ہے اور وہی کامیاب ہے جنہوں نے کیا:

(A) جہاد　(B) سخاوت　(C) کنجوسی　(D) کفایت شعاری

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔　　(6×2=12)

(i) اسلامی تہذیب میں احترامِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کیا مقام ہے؟

(ii) اسلامی تہذیب میں انسانی اخوت اور کشادہ دلی کی کیا اہمیت ہے؟

(iii) اسلامی تہذیب میں توحید کا کیا مقام ہے؟

(iv) اسلامی تہذیب میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی کیا اہمیت ہے؟

(v) امن و سلامتی سے کیا مراد ہے؟

(vi) انسانی مساوات سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔　　(5×1=5)

اسلامی تہذیب کے امتیازات پر جامع مضمون لکھیں۔

www.ilmkidunya.com